10 MAR 2019

سیاست

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(A Central University, accredited 'A' Grade by NAAC)

Directorate of Distance Education

9th March 2019

نوٹس

اعلامیہ مورخہ: 2019-1-20 کے مطابق تعلیمی سیشن 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے B.Ed. (فاصلاتی طرز تعلیم) داخلوں کیلئے رجسٹر کروائے درخواست گذار متوجہ ہوں۔

اعلامیہ مورخہ: 2019-1-20 کے مطابق تعلیمی سیشن 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے B.Ed. (فاصلاتی طرز تعلیم) داخلوں کے لئے رجسٹر کروائے تمام درخواست گذاروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یونیورسٹی کی اتھاریٹی باڈی کی جانب سے لئے گئے حالیہ فیصلہ کے مطابق انٹرنس ٹسٹ کا شیڈیول 17 مارچ 2019 کو 10 امتحان مراکز پر مقرر تھا منسوخ کردیا گیا ہے۔

تاہم ان کی درخواستیں اگلے تعلیمی سیشن یعنی سال 20-2019 کے جولائی 2019 سیشن میں داخلہ کیلئے خودکار طور پر غور کئے جائیں گے۔

ایسے درخواست گذاروں کو رجسٹریشن فیس واپس کردی جائیگی جو جولائی 2019 کیلئے غور کئے جانے کے خواہاں نہیں ہیں۔ جولائی 2019 کے لئے انٹرنس ٹسٹ کے لئے نظرثانی شدہ تاریخ سے عنقریب مطلع کیا جائیگا۔ مزید معلومات کے لئے برائے مہربانی ملاحظہ کریں یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.ac.in

ڈائرکٹر، ڈی ڈی ای | **رجسٹرار**

منصف

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(A Central University, accredited 'A' Grade by NAAC)

Directorate of Distance Education

9/مارچ 2019

نوٹس

درخواست گزاران جنہوں نے B.Ed (فاصلاتی طریقہ کار) داخلہ برائے تعلیمی سال 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے اعلامیہ مورخہ 2019-1-20 پر رجسٹریشن کروایا ہے وہ توجہ دیں۔

ذریعہ هذا تمام درخواست گزاران جنہوں نے یونیورسٹی کی مجاز کردہ تنظیم کی جانب سے حالیہ فیصلہ کے مطابق اعلامیہ مورخہ 2019-01-21 پر تعلیمی میقات 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے B.Ed (فاصلاتی طریقہ) کیلئے رجسٹریشن کروایا ہے انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ 10 امتحانی مراکز میں 17 مارچ 2019، کو مقرر کردہ انٹرنس ٹسٹ شیڈول منسوخ کردیا گیا ہے۔

تاہم ان کی درخواستوں پر آئندہ تعلیمی معیاد یعنی جولائی 2019، معیاد برائے تعلیمی سال 20-2019 میں داخلہ کے لئے از خود غور کیا جائے گا۔

رجسٹریشن فیس ان درخواست گزاروں کو لوٹا دی جائے گی جو جولائی 2019، معیاد کیلئے غور کئے جانے کے خواہاں نہ ہوں۔ جولائی 2019، کیلئے انٹرنس ٹسٹ کی نظرثانی شدہ تاریخ کا عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیں یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.ac.in

ڈائرکٹر، ڈی ڈی ای | رجسٹرار

راشٹریہ سہارا

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(A Central University, accredited 'A' Grade by NAAC)

Directorate of Distance Education

9/مارچ 2019

اعلامیہ

نوٹیفکیشن مورخہ 2019-01-20 کے بموجب تعلیمی سیشن 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے بی ایڈ (فاصلاتی موڈ) میں داخلے کے رجسٹرڈ کردہ درخواست دہندگان متوجہ ہوں۔

یونیورسٹی کے اتھاریٹی کی جانب سے حال ہی میں لیا گیا فیصلہ کے مطابق، نوٹیفکیشن مورخہ 2019-01-20 کے بموجب تعلیمی سیشن 19-2018 (جنوری 2019) کیلئے بی ایڈ (فاصلاتی موڈ) میں داخلے کے رجسٹرڈ کردہ درخواست دہندگان کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ 17/مارچ 2019 کو 10 امتحانی مراکز پر منعقد ہونے والے انٹرنس ٹسٹ منسوخ کردیے گئے ہیں۔ لہذا ان کی درخواستوں پر خود بخود اکیڈیمک سیشن 20-2019 کیلئے غور کیا جائے گا۔ جو اگلے اکیڈیمک سیشن جولائی 2019 میں داخلوں پر مبنی ہوگا۔

ایسے درخواست گزاروں کی رجسٹریشن فیس جو جولائی 2019 سیشن میں داخلوں پر غور نہیں کررہے ہیں قابل واپسی ہوگی۔ جولائی 2019 کے انٹرنس ٹسٹ کے ضمن میں نئی تاریخ کا عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.ac.in پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ڈائرکٹر، ڈی ڈی ای | رجسٹرار

رہنمائے دکن

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(A Central University, accredited 'A' Grade by NAAC)

Directorate of Distance Education

9/مارچ 2019

نوٹس

بی ایڈ (فاصلاتی طرز) تعلیمی سال 19-2018 (جنوری 2019) میں داخلوں کیلئے نوٹیفکیشن مورخہ 2019-1-20 کے تحت رجسٹرڈ درخواست کنندگان متوجہ ہوں۔

ان تمام درخواست کنندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جنھوں نے بی ایڈ (فاصلاتی طرز) تعلیمی سال 19-2018 (جنوری 2019) میں داخلوں کیلئے نوٹیفکیشن مورخہ 2019-1-20 کے تحت رجسٹریشن کروایا ہو کہ یونیورسٹی کی مقتدر باڈی کے گزشتہ فیصلہ کے مطابق داخلہ امتحان جو 17 مارچ 2019 کو 10 امتحانی مراکز میں مقرر تھا منسوخ کردیا گیا ہے۔

بہرکیف اُنکی درخواستوں پر خودکار طریقہ کار کے مطابق آئندہ تعلیمی سیشن یعنی جولائی 2019 جو سیشن تعلیمی سال 20-2019 کا ہے کیلئے غور کیا جائے گا۔

جو درخواست گزار جولائی 2019 کے سیشن کیلئے غور نہ کرنے کے خواہشمند ہوں اُنکی رجسٹریشن فیس واپس کردی جائے گی۔ جولائی 2019 کیلئے داخلہ امتحان کی نظرثانی شدہ تاریخ کا عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.ac.in ملاحظہ کریں۔

ڈائرکٹر ڈی ڈی ای | رجسٹرار

سیاست

11 MAR 2019

سوشیل میڈیا، روایتی ذرائع ابلاغ کے لیے چیلنج ثابت ہوگا

اردو یونیورسٹی میں سہ روزہ ورکشاپ کا اختتام۔ شمس طاہر خان ودیگر کا خطاب

حیدرآباد، 10 / مارچ (پریس نوٹ) مستقبل میں سوشیل میڈیا روایتی ذرائع ابلاغ کے لیے مسابقت اور چیلنج ثابت ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ استعمال کنندہ بالخصوص صحافی محتاط انداز میں اس کا استعمال کریں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام منعقدہ سہ روزہ ورکشاپ ''مستقبل کی صحافت میں سوشل میڈیا ذرائع کا استعمال'' کے اختتامی جلسے میں ماہرین نے اس تاثر کا بھی اظہار کیا سوشیل میڈیا کا مناسب استعمال ایک بہتر صحافی بننے میں معاون ثابت ہوگا۔ ممتاز صحافی اور ٹیلی ویژن (آج تک) کے مشہور اینکر جناب شمس طاہر خان نے بحیثیت مہمانِ خصوصی اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں میڈیا کے معیار میں انحطاط کی شکایت عام بات ہے۔ مگر اس کے لیے ناظرین اور قارئین مساوی طور پر ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ کو کسی چینل سے شکایت ہے تو اسے دیکھنا بند کردیں۔ گرتے معیار کی شکایت کے ساتھ چینل کو دیکھتے رہنا دراصل اس کی حوصلہ افزائی ہے۔ ممتاز ریڈیو جرنلسٹ جناب ستیش جیکب (بی بی سی) نے صدارت کی۔ جناب شمس طاہر نے کہا کہ محض شکایت کرنا کمزوری کی علامت ہے۔

S

Telangana Today 11 MAR 2019

Urdu Congress calls for popularising science

CITY BUREAU, HYDERABAD

A two-day National Urdu Science Congress 2019 concluded recently at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) with a call to popularize science.

Nine technical sessions witnessed more than 50 paper presenters from different parts of the country.

Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor, MANUU and brain behind the initiative, described the effort as an attempt to promote and propagate popular science.

Urdu Science Congress successfully persuaded few young writers to write on popular science. There were nine such first time paper presenters in the Congress.

MANUU's Centre for Promotion of Knowledge in Urdu (CPKU) and School of School of Sciences jointly organised the Congress.

Dr Qazi Siraj Azhar (Michigan University), Dr. Abdul Moiz Shams also addressed the valedictory. Dr. Abid Moiz, Consultant, CPKU and Convenor of the Congress presented a report.

A special session was dedicated to celebrate 25 years of Urdu monthly Magazine Science. A unique book on "Eye and Urdu Poetry" compiled by Dr Abdul Moiz Shams was also released.

Qazi Siraj Azhar from Michigan University, addressing the session of National Urdu Science Congress at MANUU.

راشٹریہ سہارا

1 1 MAR 2019

اُردو یونیورسٹی میں ’ایک شام۔ ڈاکٹر ہری اوم کے نام‘ کا انعقاد

سینئر آئی اے ایس عہدیدار کے ذریعے شجرکاری، طلبا سے خطاب اور غزل سرائی

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں طلبا کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ”جشن بہاراں“ کی ایک اہم کڑی کے طور پر ”ایک شام۔ ڈاکٹر ہری اوم کے نام“ کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر ہری اوم 1997 بیچ کے اتر پردیش کیڈر کے آئی اے ایس آفیسر ہیں اور فی الوقت جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ میں سکریٹری کے طور پر اپنی خدمات ادا کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہری اوم نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو اور ہندی میڈیم کے طلبا کو اس احساس کمتری میں نہیں رہنا چاہیے کہ انگریزی ذریعہ تعلیم والے ان سے بہتر ہیں۔ سوچ سمجھ کر اپنا ہدف طے کیا جائے اور ایمانداری سے محنت کی جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ اس میں میڈیم آڑے نہیں آتا۔ انھوں نے خود اپنی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے سول سروس کا امتحان ہندی میڈیم سے کامیاب کیا تھا اور مجموعی طور پر 37واں اور ہندی میڈیم امیدواروں میں اول مقام حاصل کیا تھا۔ انھوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ کسی بھی خبر یا اطلاع پر آنکھ بند کر کے بھروسا کرنے کی بجائے اس کی تصدیق ضرور کرنی چاہیے۔ ہم بغیر حقیقت جانے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سے ملک کمزور ہوتا ہے۔ انھوں نے تہذیب و ثقافت کو آلودگی سے پاک رکھنے اور انسانی زندگی میں ان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تہذیب معاشرے کا ہارڈ ویئر ہے اور ثقافت اس کا سافٹ ویئر۔ ان میں سے کسی میں بھی خرابی پیدا ہوگی تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی تہذیب و ثقافت کی حفاظت کریں۔ انھوں نے انسانی زندگی میں آرٹ اور کھیل کود کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں میدانوں میں کوئی مجرم نہیں ملے گا کیوں کہ یہ انسان کو انسانی اقدار کا عملی درس دیتے ہیں اور انھیں فرد اور سماج کے تئیں حساسیت عطا کرتے ہیں۔ محفل سے قبل ڈاکٹر ہری اوم اور ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے اس موقع کو یادگار بنانے کیلئے کیمپس میں پودے لگائے۔ ڈاکٹر ہری اوم نے اس محفل میں غالب اور فیض احمد فیض کے علاوہ اپنی غزلیں بھی پیش کیں۔ ان کی غزلیں ”میں تیرے پیار کا مارا ہوا ہوں، سکندر ہوں مگر ہارا ہوا ہوں“، ”محفل محفل میخانوں کی بات چلی“ اور ”آنکھوں میں اقرار نہیں ہے، کہہ دو ہم سے پیار نہیں ہے“ خاص طور سے بے حد پسند کی گئیں اور پورا آڈیٹوریم تالیوں سے گونج اٹھا۔ طلبہ کے اصرار پر انھوں نے ”چودھویں کا چاند ہو یا آفتاب ہو“ اور ٹھمری ”سیاں روٹھ گئے میں مناتی رہی“ بھی نہایت دلکش آواز و انداز میں پیش کی۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو نے مہمان فنکار کو یادگاری تحفہ اور پروفیسر ابوالکلام، پراکٹر مانو اور اسٹوڈنٹس ایڈوائزری کمیٹی کے صدر نشیں نے گلدستہ پیش کیا۔ اس محفل کی نظامت مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ انیس اعظمی نے کی۔ انھوں نے ڈاکٹر ہری اوم کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصوف بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ وہ بیک وقت ایک گلوکار، موسیقار، شاعر، کوی اور کہانی کار تو ہیں ہی اس کے علاوہ انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس کے ایک ایماندار اور محنتی عہدیدار بھی ہیں۔ وہ یوپی کے گیارہ ضلعوں کے کلکٹر رہ چکے ہیں اور داخلہ، کوآپریٹیو، زراعت، اسپورٹس اور کلچر محکموں کے سکریٹری کے طور پر اپنی خدمات ادا کر چکے ہیں۔ ان کی گائی ہوئی غزلوں کے چار البم منظر عام پر آکر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر ہری اوم کی غزلوں اور نظموں کے تین مجموعے ”دھوپ کا پرچم“، ”خوابوں کی ہنسی“ اور ”کپاس کے اگلے موسم میں“ شائع ہو چکے ہیں۔ ”امریکہ میری جان“ اور ”تتلیوں کا شور“ ان کی کہانیوں کے مجموعے ہیں۔ انھیں فراق سمان، ساہتیہ شری ایوارڈ اور راج بھاشا ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور نظامت فاصلاتی تعلیم سماعت گاہ میں طلبا و طالبات، اساتذہ اور غیر تدریسی ارکان کا اژدہام تھا۔ اس کے انعقاد میں ڈاکٹر رضوان الحق، جناب حبیب احمد اور جناب زبیر احمد نے نمایاں کردار ادا کیا۔ مانو طلبا یونین کے جوائنٹ سکریٹری مبشر الاسلام کے اظہار تشکر پر اس کا اختتام عمل میں آیا۔

RS 11·3·19

1 MAR 2019

رہنمائے دکن

اُردو یونیورسٹی میں آج بین الاقوامی کانفرنس

وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز صدارت کریں گے

حیدرآباد، 10 / مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب، ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس ''جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ'' کا 11 تا 14 / مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسرشپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ، وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی، مہمان اعزازی ہوں گی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر، مانو صدارت کریں گے۔ پروفیسر چندرا موہن، انجمن تقابلی ادب کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جبکہ پروفیسر ای وی راما کرشنن، صدر انجمن افتتاحی خطاب کریں گے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین شکریہ ادا کریں گی۔ اختتامی اجلاس 14 / مارچ کو 10 بجے سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ای وی راما کرشنن صدارت کریں گے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو، مہمان اعزازی ہوں گے۔ پروفیسر کویتا اے شرما، صدر ساؤتھ ایشین یونیورسٹی مہمان خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس خیر مقدم کریں گے۔

RD

راشٹریہ سہارا

اُردو یونیورسٹی میں جنوبی ایشیائی بیانیے پر آج بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب، ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس'' جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ'' کا 11 تا 14 / مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسرشپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ، وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی، مہمان اعزازی ہوں گی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر، مانو صدارت کریں گے۔ پروفیسر چندرا موہن، انجمن تقابلی ادب کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جبکہ پروفیسر ای وی راما کرشنن، صدر انجمن افتتاحی خطاب کریں گے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین شکریہ ادا کریں گی۔ اختتامی اجلاس 14 / مارچ کو 10 بجے سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ای وی راما کرشنن صدارت کریں گے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو، مہمان اعزازی ہوں گے۔ پروفیسر کویتا اے شرما، صدر ساؤتھ ایشین یونیورسٹی مہمان خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس خیر مقدم کریں گے۔

RS

منصف

اردو یونیورسٹی میں جنوبی ایشیائی بیانیے پر آج سے بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد۔ 10 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ نے انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس ''جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ'' کا 11 تا 14 مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسرشپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری' صدر شعبہ نے انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ' وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی' مہمان اعزازی ہوں گی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز' وائس چانسلر' مانو صدارت کریں گے۔ پروفیسر چندرا موہن' انجمن تقابلی ادب کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جبکہ پروفیسر ای وی راما کرشنن' صدر انجمن افتتاحی خطاب کریں گے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین شکریہ ادا کریں گی۔ اختتامی اجلاس 14 مارچ کو 10 بجے سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ای وی راما کرشنن صدارت کریں گے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر' رجسٹرار مانو' مہمان اعزازی ہوں گے۔ پروفیسر کویتا اے شرما' صدر ساؤتھ ایشین یونیورسٹی مہمان خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس' ڈین اسکول آف لینگویجس خیر مقدم کریں گے۔

M

THE HINDU

Workshop on university English language at EFLU

As part of its Diamond Jubilee Celebrations, the English and Foreign Languages University (EFLU) organised a workshop on "University English Language Assessment" for the faculty.

Dr. Neil Murray, University of Warwick, United Kingdom, an eminent scholar and noteworthy researcher in English Language Education, was the chief resource person of the workshop on "English Language Assessment: What's Going Wrong, Why and What's the Solution?" Dr. Murray gave a lecture on "Teaching to the Discipline: Academic Literacies and the Devolving of English Language Support."

Linguistic readiness

The four-day workshop dealt with issues associated with assessing students' linguistic preparedness for tertiary studies.

It invited deliberations and insights on redefining proficiency in the light of English that has gained prominence across the world. The workshop dwelt at length on a gradual shift from traditional skills' approach in an evolving field called English for Academic Purposes (EAP), said E. Suresh Kumar, Vice-Chancellor.

H

رہنمائے دکن

اردو یونیورسٹی میں ''ایک شام۔ڈاکٹر ہری ادم کے نام'' کا انعقاد

سینئر آئی اے ایس عہدیدار کے ذریعے شجر کاری، طلبا سے خطاب اور غزل سرائی

حیدرآباد۔ 9مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں طلبا کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ''جشن بہاراں'' کی ایک اہم کڑی کے طور پر ''ایک شام۔ڈاکٹر ہری ادم کے نام'' کا اہتمام کیا گیا۔

ڈاکٹر ہری ادم 1997ء کے اتر پردیش کیڈر کے آئی اے ایس آفیسر ہیں اور فی الوقت جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ میں سکریٹری کے طور پر اپنی خدمات ادا کررہے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہری ادم نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو اور ہندی میڈیم کے طلبا کو اس احساس کمتری میں نہیں رہنا چاہیے کہ انگریزی ذریعہ تعلیم والے ان سے بہتر ہیں۔ سوچ سمجھ کر اپنا ہدف طے کیا جائے اور ایمانداری سے محنت کی جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ اس میں میڈیم آڑے نہیں آتا۔ انھوں نے خود اپنی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے سول سروس کا امتحان ہندی میڈیم سے کامیاب کیا تھا اور مجموعی طور پر 37واں اور ہندی میڈیم امیدواروں میں اول مقام حاصل کیا تھا۔ انھوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ کسی بھی خبر یا اطلاع پر آنکھ بند کرکے بھروسا کرنے کی بجائے اس کی تصدیق ضرور کرنی چاہیے۔ ہم بغیر حقیقت جانے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے جارہے ہیں۔ اس سے ملک کمزور ہوتا ہے۔ انھوں نے تہذیب وثقافت کو آلودگی سے پاک رکھنے اور انسانی زندگی میں ان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تہذیب معاشرے کا ہارڈ ویئر ہے اور ثقافت اس کا سافٹ ویئر۔ ان میں سے کسی میں بھی خرابی پیدا ہوگی تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی تہذیب وثقافت کی حفاظت کریں۔ انھوں نے انسانی زندگی میں آرٹ اور کھیل کود کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں میدانوں میں کوئی مجرم نہیں ملے گا کیوں کہ یہ انسان کو انسانی اقدار کا حامل درس دیتے ہیں اور انھیں فرد اور سماج کے تئیں حساسیت عطا کرتے ہیں۔ محفل سے قبل ڈاکٹر ہری ادم اور ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے اس موقع کو یادگار بنانے کے لیے کیمپس میں پودے لگائے۔ ڈاکٹر ہری ادم نے اس محفل میں غالب اور فیض احمد فیض کے علاوہ اپنی غزلیں بھی پیش کیں۔ ان کی غزلیں ''میں تیرے پیار کا مارا ہوا ہوں، سکندر ہوں مگر ہارا ہوا ہوں''، ''محفل محفل میکانوں کی بات چلی'' اور ''آنکھوں میں اقرار نہیں ہے، کہہ دو ہم سے پیار نہیں ہے'' خاص طور سے بے حد پسند کی گئیں اور پورا آڈیٹوریم تالیوں سے گونج اٹھا۔ طلبہ کے اصرار پر انھوں نے ''چودھویں کا چاند ہو یا آفتاب ہو'' اور ٹھمری ''سیاں روٹھ گئے میں مناتی رہی'' بھی نہایت دلکش آواز وانداز میں پیش کی۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو نے مہمان فنکار کو یادگاری تحفہ اور پروفیسر ابوالکلام، پرا کٹر مانو اور اسٹوڈنٹس ایڈوائزری کمیٹی کے صدر نشین نے گلدستہ پیش کیا۔ اس محفل کی نظامت مرکز مطالعات اردو ثقافت کے مشیر اعلیٰ جناب انیس اعظمی نے کی۔ انھوں نے ڈاکٹر ہری ادم کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصوف بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ وہ بیک وقت ایک نغمہ نگار، موسیقار، شاعر، کوی اور کہانی کار تو ہیں ہی اس کے علاوہ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کے ایک ایماندار اور محنتی عہدیدار بھی ہیں۔ وہ یوپی کے گیارہ ضلعوں کے کلکٹر رہ چکے ہیں اور داخلہ، کوآپریٹو، زراعت، اسپورٹس اور کئی محکموں کے سکریٹری کے طور پر اپنی خدمات ادا کرچکے ہیں۔ ان کی گائی ہوئی غزلوں کے چار البم منظر عام پر آکر مقبولیت حاصل کرچکے ہیں۔ ڈاکٹر ہری ادم کی غزلوں اور نظموں کے تین مجموعے ''دھوپ کا پرچم''، ''خوابوں کی ندی'' اور ''کپاس کے اگلے موسم میں'' شائع ہوچکے ہیں۔ ''امریکہ میری جان'' اور ''تتلیوں کا شور'' ان کی کہانیوں کے مجموعے ہیں۔ انھیں فراق سمان، ساہتیہ شری ایوارڈ اور راج بھاشا ایوارڈ سے نوازا جاچکا ہے۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور نظامت فاصلاتی تعلیم ساحت گاہ میں طلباء و طالبات، اساتذہ اور غیر تدریسی ارکان کا اژدہام تھا۔ اس کے انعقاد میں ڈاکٹر رضوان الحق، جناب حبیب احمد اور جناب زبیر احمد نے نمایاں کردار ادا کیا۔ مانو طلبا یونین کے جوائنٹ سکریٹری مبشر الاسلام کے اظہار تشکر پر اس کا اختتام عمل میں آیا۔

10 MAR 2019

سیاست

اُردو یونیورسٹی میں جشن بہاراں کا انعقاد

آئی اے ایس عہدیدار کے ذریعے شجر کاری، خطاب اور غزل سرائی

حیدرآباد، 9مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں طلبا کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ''جشن بہاراں'' کی ایک اہم کڑی کے طور پر ''ایک شام۔ڈاکٹر ہری ادم کے نام'' کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر ہری ادم 1997ء کے اتر پردیش کیڈر کے آئی اے ایس آفیسر ہیں اور فی الوقت جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ میں سکریٹری کے طور پر اپنی خدمات ادا کررہے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہری ادم نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو اور ہندی میڈیم کے طلبا کو اس احساس کمتری میں نہیں رہنا چاہیے کہ انگریزی ذریعہ تعلیم والے ان سے بہتر ہیں۔ سوچ سمجھ کر اپنا ہدف طے کیا جائے اور ایمانداری سے محنت کی جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ اس میں میڈیم آڑے نہیں آتا۔ انھوں نے خود اپنی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے سول سروس کا امتحان ہندی میڈیم سے کامیاب کیا تھا اور مجموعی طور پر 37واں اور ہندی میڈیم امیدواروں میں اول مقام حاصل کیا تھا۔ انھوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ کسی بھی خبر یا اطلاع پر آنکھ بند کرکے بھروسا کرنے کی بجائے اس کی تصدیق ضرور کرنی چاہیے۔ ہم بغیر حقیقت جانے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے جارہے ہیں۔ اس سے ملک کمزور ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہری ادم نے اس محفل میں غالب اور فیض احمد فیض کے علاوہ اپنی غزلیں بھی پیش کیں۔ ان کی غزلیں ''میں تیرے پیار کا مارا ہوا ہوں، سکندر ہوں مگر ہارا ہوا ہوں''، ''محفل محفل میکانوں کی بات چلی'' اور ''آنکھوں میں اقرار نہیں ہے، کہہ دو ہم سے پیار نہیں ہے'' خاص طور سے بے حد پسند کی گئیں۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو نے مہمان فنکار کو یادگاری تحفہ اور پروفیسر ابوالکلام، پرا کٹر مانو اور اسٹوڈنٹس ایڈوائزری کمیٹی کے صدر نشین نے گلدستہ پیش کیا۔ نظامت جناب انیس اعظمی نے کی۔ پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر رضوان الحق، جناب حبیب احمد اور جناب زبیر احمد نے حصہ لیا۔ مبشر الاسلام کے اظہار تشکر پر اختتام عمل میں آیا۔

منصف

10 MAR 2019

خواتین کے مسائل کا حل قانون میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو میں اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر شاہدہ کا خطاب

حیدرآباد، 9مارچ (پریس نوٹ) ''خواتین کے مسائل کا حل قانون بنانے میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے۔ خواتین کو آزادی ضرور ملنی چاہیے لیکن ایسی آزادی نہیں جو اس کی بنیادی ذمہ داریوں، اور مذہب وثقافت کی پابندیوں سے اسے آزاد کر دے۔ آزادی سے لیکر موجودہ دور تک کئی نسائی تحریکوں کے ذریعہ خواتین کی صورت حال بہتر کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن خواتین کے مسائل اور مختلف سطحوں پر ان پر ہونے والے مظالم آج بھی سماج کی حقیقت ہے''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شاہدہ (صدر شعبہ تعلیم نسواں مانو، حیدرآباد) نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں منعقدہ پروگرام میں خطاب بعنوان ''ہندوستان میں نسائی تحریکیں'' کے دوران کیا۔ انہوں نے نسائی تحریک کا آغاز، مختلف مراحل میں اس کے ارتقاء اور ہندوستانی پس منظر میں اس کے آغاز وارتقاء پر روشنی ڈالی۔ ہندوستان میں اس کی شروعات مرد حضرات کے ذریعہ ہوئی تھی، جنہوں نے اس کا آغاز ہندوستان میں موجود مختلف مذاہب، ذاتوں، نسلوں، قبائیل اور علاقوں کی خواتین پر ہونے والے مظالم سے نجات اور ان کا صحیح مقام دلانے کے لئے کیا تھا۔ انہوں نے خاص طور سے ہندوستانی نسائی تحریکوں کو ماقبل آزادی کے پس منظر میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم حکمرانوں نے خاص طور سے مغلیہ دور حکومت میں سماج میں خواتین پر ہونے والے مظالم کو حکومتی سطح پر دور کیا، لیکن تاریخی کتابیں مسلمان حکمرانوں کی اس رواداری اور انصاف کو اکثر نظر انداز کرتے ہوئے ان کے ظلم وزیادتی کی بے بنیاد داستانوں سے بھری ہوئی ہیں، جن کی حقیقت کو سامنے لانا وقت کی ضرورت ہے۔ صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ خطاب بہت معلوماتی تھا، خاص طور سے مسلم حکمرانوں کے حوالہ سے خواتین کے متعلق موجود غلط تصویر سے ہمیں واقفیت ہوئی۔ اسلام میں خواتین کو بہت اونچا مقام دیا گیا ہے، اس کی عملی مثالیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور عہد میں ہمیں ملتی ہیں۔ ابتداء میں اسلامی مطالعات فورم کی کنوینر ذیشان سارہ (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے موضوع خطاب کا تعارف کرایا۔ پروگرام کا آغاز ثاقب راز (ایم اے، سال اول) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد ایم اے سال دوم کی طالبہ نوید السحر نے خواتین کی صورت حال پر اپنی آزاد نظم پیش کی اور حنیفہ بتول (ایم اے سال دوم) نے کلمات تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی کاروائی ذیشان سارہ نے چلائی۔

THE HANS INDIA

International Conference on South Asian Narratives at MANUU

The Hans India | Updated On: 8 March 2019 9:01 PM GMT

HIGHLIGHTS

The XIV Biennial International Conference of Comparative Literature Association of India CLAI on Studying South Asian Narratives through Pluralist and Dialogic Frames

Hyderabad: The XIV Biennial International Conference of Comparative Literature Association of India (CLAI) on “Studying South Asian Narratives through Pluralist and Dialogic Frames” is being organized in collaboration with the Department of English, Maulana Azad National Urdu University (MANUU) from March 11 to 14, 2019. The conference is sponsored by University Grants Commission and Sahitya Akademi, New Delhi.

The inaugural session will be held at CPDUMT auditorium, MANUU Campus, at 10.00 am. Prof. Sunaina Singh, Vice-Chancellor, Nalanda University will be the guest of honour of the inaugural. Prof. E.V. Ramakrishnan, President, CLAI will deliver inaugural address. Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor will preside over.

According to Prof. Syed Mohammed Haseebuddin Quadri, Head of the Department, renowned scholars and critics, Prof. Rebecca Ruth Gould (University of Birmingham, UK), Sri Daya Dissanayake (Sri Lankan Critic, Thinker, Editor), Prof Mashrur Shahid Hossain (Bangladesh), Prof. R. K.Kale (Former VC, Central University of Gujarat). Prof. Kavita Sharma (President, South Asian University), Prof. Intekhab Hameed Khan (Aurangabad), Prof. G. N. Devy (People’s Linguistic Survey of India), Prof. Tapati Mukherjee (Director of Culture, Visva-Bharati), Prof. Anisur Rahman, Prof. Ameena Kazi Ansari and Prof. Chandra Mohan, General Secretary CLAI shall be attending the conference. Large number of delegates from all over India will participate.

MANABADI.COM™ It's Ours

International Conference on South Asian Narratives at MANUU

Published on Mar 8 2019 | Updated on Mar 8 2019

The XIV Biennial International Conference of Comparative Literature Association of India (CLAI) on “Studying South Asian Narratives through Pluralist and Dialogic Frames” is being organized in collaboration with the Department of English, Maulana Azad National Urdu University (MANUU) from March 11 to 14, 2019. The conference is sponsored by University Grants Commission and Sahitya Akademi, New Delhi.

The inaugural session will be held at CPDUMT auditorium, MANUU Campus, at 10.00 am.

Prof. Sunaina Singh, Vice-Chancellor, Nalanda University will be the guest of honour of the inaugural. Prof. E.V. Ramakrishnan, President, CLAI will deliver inaugural address. Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor will preside over.

According to Prof. Syed Mohammed Haseebuddin Quadri, Head of the Department, renowned scholars and critics, Prof. Rebecca Ruth Gould (University of Birmingham, UK), Sri Daya Dissanayake (Sri Lankan Critic, Thinker, Editor), Prof Mashrur Shahid Hossain (Bangladesh), Prof. R. K.Kale (Former VC, Central University of Gujarat). Prof. Kavita Sharma (President, South Asian University), Prof. Intekhab Hameed

Khan (Aurangabad), Prof. G. N. Devy (People's Linguistic Survey of India), Prof. Tapati Mukherjee (Director of Culture, Visva-Bharati), Prof. Anisur Rahman, Prof. Ameena Kazi Ansari and Prof. Chandra Mohan, General Secretary CLAI shall be attending the conference.
Large number of delegates from all over India will participate.

The Siasat Daily

International Conference on South Asian Narratives at MANUU

Category: **HYDERABAD** **Posted** By Md Aslam Hussain **Published:** Mar 08, 2019, 7:55 pm IST **Updated:** Mar 08, 2019, 7:55 pm IST

Hyderabad: The XIV Biennial International Conference of Comparative Literature Association of India (CLAI) on "Studying South Asian Narratives through Pluralist and Dialogic Frames" is being organized in collaboration with the Department of English, Maulana Azad National Urdu University (MANUU) from March 11 to 14, . The conference is sponsored by University Grants Commission and Sahitya Akademi, New Delhi.
The inaugural session will be held at CPDUMT auditorium, MANUU Campus, at 10.00 am. Prof. Sunaina Singh, Vice-Chancellor, Nalanda University will be the guest of honour of the inaugural. Prof. E.V. Ramakrishnan, President, CLAI will deliver inaugural address. Dr. Mohammad Aslam Parvaiz, Vice-Chancellor will preside over.
According to Prof. Syed Mohammed Haseebuddin Quadri, Head of the Department, renowned scholars and critics, Prof. Rebecca Ruth Gould (University of Birmingham, UK), Daya Dissanayake (Sri Lankan Critic, Thinker, Editor), Prof Mashrur Shahid Hossain (Bangladesh), Prof. R. K.Kale (Former VC, Central University of Gujarat). Prof. Kavita Sharma (President, South Asian University), Prof. Intekhab Hameed Khan (Aurangabad), Prof. G. N. Devy (People's Linguistic Survey of India), Prof. Tapati Mukherjee (Director of Culture, Visva-Bharati), Prof. Anisur Rahman, Prof. Ameena Kazi Ansari and Prof. Chandra Mohan, General Secretary CLAI shall be attending the conference.
Large number of delegates from all over India will participate.

The Siasat Daily

Social Media a potential challenge for corporate media: Experts

Category: EDUCATION AND CAREER**Posted** By Rasia Hashmi **Published:** Mar 08, 2019, 3:35 pm IST **Updated:** Mar 08, 2019, 3:35 pm IST

Hyderabad: A three-day workshop on "Usages of Social Media Tools for Future Media" ended today with leading experts from the field of journalism describing it as a potential challenge to the conventional and corporate media. However, they advised caution in the usage of information received from the sources. If used judiciously, will be helpful in becoming a good journalist, they opined.

The workshop was organized by the Department of Mass Communication & Journalism, Maulana Azad National Urdu University (MANUU).

Famous Television journalist Mr. Shams Tahir Khan (Aaj Tak) addressed the valedictory as the chief guest. Referring to the widespread discontent about the deteriorating media standards especially with regard to television channels, he asked the audience, who is responsible for this? If you don't like any channel you should not view it, he suggested. Otherwise, you are supporting the deterioration. Mere complaining is a sign of weakness, he remarked.

Mr. Satish Jacob, Senior Broadcast Journalist in his presidential remarks regarded social media and its numerous application as a treasure house of information. This will indeed help the budding journalists, he said.

Mr. Pankaj Pachori, Editor Go News, the media partner of the workshop revealed that same module which was used during a workshop in Harvard University was provided to MANUU students. He expressed satisfaction over the level of involvement and participation by the students. Mr. Mohammed Azam Shahid (Bengaluru) remarked that journalists with a proper understanding of ethics are badly needed in today's media world. Prof. Sanjay Dwivedi, Bhopal dismissed the effectiveness of social media and questioned its credibility. Mr. Amir Haque, Resident Editor, Times Now (Lucknow) advised the students to focus on optimum utilization of the resources available at University. He described social media as a future challenge to corporate media. Mr. Khaled Shahbaz and Ms. Sadhika Tiwari also spoke. Earlier, Mr. Ehtesham Ahmed Khan, HoD and Dean welcomed the Guest and presented a report on the workshop. Mr. Tahir Qureshi, Asst. Professor conducted the proceedings and proposed vote of thanks.

YaHind.com

Social Media a Potential Challenge for Corporate Media: Experts

Hyderabad:
A three day workshop on “Usages of Social Media Tools for Future Media” ended on March 7 with leading experts from the field of journalism describing it as a potential challenge to the conventional and corporate media. However, they advised caution in usage of information received from the sources. If used judiciously, will be helpful in becoming a good journalist, they opined.

The workshop was organized by the Department of Mass Communication & Journalism, Maulana Azad National Urdu University (MANUU).

Famous Television journalist Mr. Shams Tahir Khan (Aaj Tak) addressed the valedictory as the chief guest. Referring to the widespread discontent about the deteriorating media standards specially with regard to television channels, he asked the audience, who is responsible for this? If you don’t like any channel you should not view it, he suggested. Otherwise you are supporting the deterioration. Mere complaining is a sign of weakness, he remarked.

Mr. Satish Jacob, Senior Broadcast Journalist in his presidential remarks regarded social media and its numerous application as a treasure house of information. This will indeed help the budding journalists, he said.

Mr. Pankaj Pachori, Editor Go News, the media partner of the workshop revealed that same module which was used during a workshop in Harvard University was provided to MANUU students. He expressed satisfaction over the level of involvement and participation by the students. Mr. Mohammed Azam Shahid (Bengaluru) remarked that journalists with proper understanding of ethics are badly needed in today’s media world. Prof. Sanjay Dwivedi, Bhopal dismissed the effectiveness of social media and questioned its credibility. Mr. Amir Haque, Resident Editor, Times Now (Lucknow) advised the students to focus on optimum utilization of the resourses at available at University. He described social media as a future challange to corporate media. Mr. Khaled Shahbaz and Ms. Sadhika Tiwari also spoke. Earlier, Mr. Ehtesham Ahmed Khan, HoD and Dean welcomed the Guest and presented a report on the workshop. Mr. Tahir Qureshi, Asst. Professor, conducted the proceedings and proposed vote of thanks.

راشٹریہ سہارا

9 MAR 2019

فارسی، ہندوستانی تہذیب کی عالمی رسائی کا ذریعہ: پروفیسر شریف قاسمی

ماضی میں اعلیٰ تعلیم مدارس نے فراہم کی، اردو یونیورسٹی میں مدارس پر قومی سمینار کا اختتام

حیدرآباد (پریس ریلیز) سنسکرت میں موجود ہندومت کی مذہبی کتب رامائن، مہابھارت و دیگر کا سب سے پہلے فارسی میں ترجمہ ہوا۔ مترجمین عموماً طور پر مدارس کے فارغ تھے۔ چونکہ فارسی اس دور میں آدھی دنیا کی زبان ہوا کرتی تھی۔ اس لیے ان کتب کے دیگر زبانوں میں تراجم فارسی سے ہوئے راست سنسکرت سے نہیں۔ اس طرح فارسی، ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی عالمی رسائی کا ذریعہ بنی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شریف حسین قاسمی، سابق صدر شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی نے کل مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے منعقدہ 2 روزہ قومی سمینار کے اختتامی اجلاس میں کیا۔ سمینار کا عنوان ''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم وفنون کے فروغ میں مدارس کا حصہ (فارسی، عربی اور اردو ادبیات کے تناظر میں)'' تھا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، ڈائرکٹر نظامت ترجمہ و اشاعت و صدر شعبۂ ترجمہ نے صدارتی خطاب میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم کی اگر بات کی جائے تو ہندوستان میں سب سے پہلے نالندہ یونیورسٹی قائم ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اعلیٰ تعلیم کا نظم مدارس میں ہی ہوا کرتا تھا۔ گویا یہ اعلیٰ تعلیم کے سرچشمہ رہے۔ آج اہل وطن ان مدارس کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے میں یہ سمینار انتہائی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کے وہ بچے جو سائنسی و دیگر علوم میں وابستہ ہونا چاہتے ہیں وہ مانو کے رابطہ (برج) کورس سے جڑ کر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں اور وہ یقینی طور پر مین اسٹریم طلبہ سے زیادہ بہتر کارکردگی کر سکتے ہیں۔ پروفیسر حسن عباس، ڈائرکٹر رضا لائبریری، رامپور، اتر پردیش نے کہا کہ جہاں مدارس نے مسلم طلبہ کی تعلیمی آبیاری کی وہیں ان سے ہندو بھائیوں نے بھی استفادہ کیا۔ مدرسے سے ہی فارغ ایک مولوی مہیش پرساد تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مدرسے میں ہوئی اور انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے عالم و فاضل کی سندیں حاصل کیں۔ ان کے پاسپورٹ میں بھی مولوی مہیش پرساد، عالم و فاضل لکھا تھا۔ انہوں نے مولوی مہیش پرساد کے متعلق مزید بتایا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں عالم و فاضل کی ڈگریوں کے حصول کے دوران اپنے مسلم ہم جماعتوں سے زیادہ نشانات حاصل کیے۔ پروفیسر محمد اقبال، سابق صدر شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کہا کہ دینی مدارس دور دراز، دیہاتوں اور قریوں میں طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ پروفیسر علیم اشرف خان بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر مختار کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر رضوان احمد، ڈائرکٹر سمینار، ڈاکٹر جنید احمد، کوآرڈینیٹر سمینار و دیگر نے انتظامات میں حصہ لیا۔

سیاست

فارسی، ہندوستانی تہذیب کی عالمی رسائی کا ذریعہ: پروفیسر شریف قاسمی

ماضی میں اعلیٰ تعلیم مدارس نے فراہم کی۔ اردو یونیورسٹی میں مدارس پر قومی سمینار کا اختتام

حیدرآباد، 8 / مارچ (پریس نوٹ) سنسکرت میں موجود ہندومت کی مذہبی کتب رامائن، مہابھارت و دیگر کا سب سے پہلے فارسی میں ترجمہ ہوا۔ مترجمین عموماً طور پر مدارس کے فارغ تھے۔ چونکہ فارسی اس دور میں آدھی دنیا کی زبان ہوا کرتی تھی۔ اس لیے ان کتب کے دیگر زبانوں میں تراجم فارسی سے ہوئے راست سنسکرت سے نہیں۔ اس طرح فارسی، ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی عالمی رسائی کا ذریعہ بنی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شریف حسین قاسمی، سابق صدر شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی نے کل مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے منعقدہ قومی سمینار کے اختتامی اجلاس میں کیا۔ سمینار کا عنوان ''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم وفنون کے فروغ میں مدارس کا حصہ (فارسی، عربی اور اردو ادبیات کے تناظر میں)'' تھا۔ پروفیسر محمد ظفر الدین، ڈائرکٹر نظامت ترجمہ و اشاعت و صدر شعبۂ ترجمہ نے صدارتی خطاب میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم کی اگر بات کی جائے تو ہندوستان میں سب سے پہلے نالندہ یونیورسٹی قائم ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اعلیٰ تعلیم کا نظم مدارس میں ہی ہوا کرتا تھا۔ آج اہل وطن ان مدارس کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کے وہ بچے جو سائنسی و دیگر علوم میں وابستہ ہونا چاہتے ہیں وہ مانو کے رابطہ (برج) کورس سے جڑ کر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ پروفیسر حسن عباس، ڈائرکٹر رضا لائبریری، رامپور، اتر پردیش نے کہا کہ جہاں مدارس نے مسلم طلبہ کی تعلیمی آبیاری کی وہیں ان سے ہندو بھائیوں نے بھی استفادہ کیا۔ پروفیسر محمد اقبال نے کہا کہ دینی مدارس دور دراز، دیہاتوں اور قریوں میں طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر مختار کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر رضوان احمد، ڈاکٹر جنید احمد و دیگر نے انتظامات میں حصہ لیا۔

S 9-3

رہنمائے دکن

خواتین کے مسائل کا حل قانون بنانے میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو میں اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر شاہدہ کا خطاب

حیدرآباد۔ 8 مارچ (پریس نوٹ) ''خواتین کے مسائل کا حل قانون بنانے میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے۔ خواتین کو آزادی ضرور ملنی چاہئے لیکن ایسی آزادی نہیں جو اس کی بنیادی ذمہ داریوں، اور مذہب وثقافت کی پابندیوں سے اسے آزاد کردے۔ آزادی سے لیکر موجودہ دور تک کئی نسائی تحریکوں کے ذریعہ خواتین کی صورت حال بہتر کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن خواتین کے مسائل اور مختلف سطحوں پر ان پر ہونے والے مظالم آج بھی سماج کی حقیقت ہے''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شاہدہ (صدر شعبہ تعلیم نسواں مانو، حیدرآباد) نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں منعقدہ ایک پروگرام میں اپنے خصوصی خطاب بعنوان ''ہندوستان میں نسائی تحریکیں'' کے دوران کیا۔ انہوں نے نسائی تحریک کا آغاز، مختلف مراحل میں اس کے ارتقاء اور ہندوستانی پس منظر میں اس کے آغاز وارتقاء پر مفصل روشنی ڈالی۔ ہندوستان میں اس کی شروعات مرد حضرات کے ذریعہ ہوئی تھی، جنہوں نے اس کا آغاز ہندوستان میں موجود مختلف مذاہب، ذاتوں، نسلوں، قبیلوں اور علاقوں کی خواتین پر ہونے والے مظالم سے نجات اور ان کا صحیح مقام دلانے کے لئے کیا تھا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے خاص طور سے ہندوستانی نسائی تحریکوں کو ماقبل آزادی کے پس منظر میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم حکمرانوں نے خاص طور سے مغلیہ دور حکومت میں سماج میں خواتین پر ہونے والے مظالم کو حکومتی سطح پر دور کیا لیکن تاریخی کتابیں مسلمان حکمرانوں کی اس رواداری اور انصاف کو اکثر نظر انداز کرتے ہوئے ان کے ظلم وزیادتی کی بے بنیاد داستانوں سے بھری ہیں جن کی حقیقت کو سامنے لانا وقت کی ضرورت ہے۔ صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ خطاب بہت معلوماتی تھا، خاص طور سے مسلم حکمرانوں کے حوالہ سے

خواتین کے متعلق موجود غلط تصویر سے ہمیں واقفیت ہوئی۔ اسلام میں خواتین کو بہت اونچا مقام دیا گیا ہے، اس کی عملی مثالیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور عہد میں ہمیں ملتی ہیں۔ ابتداء میں اسلامی مطالعات فورم کی کنوینر محترمہ ذیشان سارہ (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے موضوع خطاب کا تعارف کرایا۔ پروگرام کا آغاز ثاقب راز (ایم اے، سال اول) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد ایم اے سال دوم کی طالبہ نوید السحر نے خواتین کی صورت حال پر اپنی آزاد نظم پیش کی اور اخیر میں حنیفہ بتول (ایم اے سال دوم) نے کلمات تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی کاروائی محترمہ ذیشان سارہ نے چلائی۔

RI 9.3

9 MAR 2019

راشٹریہ سہارا

خواتین کے مسائل کا حل قانون بنانے میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو میں اسلامی مطالعات فورم کے تحت پروفیسر شاہدہ کا خطاب کا انعقاد

حیدرآباد (پریس ریلیز) ''خواتین کے مسائل کا حل قانون بنانے میں نہیں ذہنی تربیت میں ہے۔ خواتین کو آزادی ضرور ملنی چاہئے لیکن ایسی آزادی نہیں جو اس کی بنیادی ذمہ داریوں، اور مذہب وثقافت کی پابندیوں سے اسے آزاد کردے۔ آزادی سے لیکر موجودہ دور تک کئی نسائی تحریکوں کے ذریعہ خواتین کی صورت حال بہتر کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن خواتین کے مسائل اور مختلف سطحوں پر ان پر ہونے والے مظالم آج بھی سماج کی حقیقت ہے''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شاہدہ (صدر شعبہ تعلیم نسواں مانو، حیدرآباد) نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں منعقدہ ایک پروگرام میں اپنے خصوصی خطاب بعنوان ''ہندوستان میں نسائی تحریکیں'' کے دوران کیا۔ انہوں نے نسائی تحریک کا آغاز، مختلف مراحل میں اس کے ارتقاء اور ہندوستانی پس منظر میں اس کے آغاز وارتقاء پر مفصل روشنی ڈالی۔ ہندوستان میں اس کی شروعات مرد حضرات کے ذریعہ ہوئی تھی، جنہوں نے اس کا آغاز ہندوستان میں موجود مختلف مذاہب، ذاتوں، نسلوں، قبیلوں اور علاقوں کی خواتین پر ہونے والے مظالم سے نجات اور ان کا صحیح مقام دلانے کیلئے کیا تھا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے خاص طور سے ہندوستانی نسائی تحریکوں کو ماقبل آزادی کے پس منظر میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم حکمرانوں نے خاص طور سے مغلیہ دور حکومت میں سماج میں خواتین پر ہونے والے مظالم کو حکومتی سطح پر دور کیا، لیکن تاریخی کتابیں مسلمان حکمرانوں کی اس رواداری اور انصاف کو اکثر نظر انداز کرتے ہوئے ان کے ظلم وزیادتی کی بے بنیاد داستانوں سے بھری ہوئی ہیں، جن کی حقیقت کو سامنے لانا وقت کی ضرورت ہے۔ صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ خطاب بہت معلوماتی تھا، خاص طور سے مسلم حکمرانوں کے حوالہ سے خواتین کے متعلق موجود غلط تصویر سے ہمیں واقفیت ہوئی۔ اسلام میں خواتین کو بہت اونچا مقام دیا گیا ہے، اس کی عملی مثالیں رسول اللہ کی زندگی اور عہد میں ہمیں ملتی ہیں۔ ابتداء میں اسلامی مطالعات فورم کی کنوینر ذیشان سارہ (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے موضوع خطاب کا تعارف کرایا۔ پروگرام کا آغاز ثاقب راز (ایم اے، سال اول) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد ایم اے سال دوم کی طالبہ نوید السحر نے خواتین کی صورت حال پر اپنی آزاد نظم پیش کی اور اخیر میں حنیفہ بتول (ایم اے سال دوم) نے کلمات تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی کاروائی ذیشان سارہ نے چلائی۔

رہنمائے دکن 9 MAR 2019

اُردو یونیورسٹی میں انجمن تقابلی ادب کی بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد۔ 8 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب، ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس "جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ" کی داستانوں کا کثیر جہاتی و مکالماتی ڈھانچوں کے تحت مطالعہ" کا 11 تا 14 / مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسر شپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ، وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی، مہمان اعزازی ہوں گی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر، مانو صدارت کریں گے۔ پروفیسر چندرا موہن، انجمن تقابلی ادب کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جبکہ پروفیسر ای وی راما کرشنن، صدر انجمن افتتاحی خطاب کریں گے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین شکریہ ادا کریں گی۔ اختتامی اجلاس 14 / مارچ کو 10 بجے سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ای وی راما کرشنن صدارت کریں گے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو، مہمان اعزازی ہوں گے۔ پروفیسر کویتا اے شرما، صدر ساؤتھ ایشین یونیورسٹی مہمان خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس خیر مقدم کریں گے۔

---

10 MAR 2019 منصف

اُردو یونیورسٹی میں انجمن تقابلی ادب کی بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد، 9 / مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب، ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس "جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ" کی داستانوں کا کثیر جہاتی و مکالماتی ڈھانچوں کے تحت مطالعہ" کا 11 تا 14 / مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسر شپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ، وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی، مہمان اعزازی ہوں گی۔

راشٹریہ سہارا - 9 MAR 2019

اُردو یونیورسٹی میں انجمن تقابلی ادب کی بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے زیر اہتمام انجمن تقابلی ادب، ہند (سی ایل اے آئی) کی چودھویں بین الاقوامی کانفرنس "جنوبی ایشیائی بیانیے کے تکثیری و مکالماتی ماہیت کا مطالعہ" کی داستانوں کا کثیر جہاتی و مکالماتی ڈھانچوں کے تحت مطالعہ" کا 11 تا 14 / مارچ اہتمام کیا جارہا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی کے اشتراک سے ہونے والی اس کانفرنس کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اسپانسر شپ حاصل ہے۔ پروفیسر سید حبیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی کے بموجب افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے سی پی ڈی یو ایم ٹی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر سنینا سنگھ، وائس چانسلر نالندہ یونیورسٹی، مہمان اعزازی ہوں گی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر، مانو صدارت کریں گے۔ پروفیسر چندرا موہن، انجمن تقابلی ادب کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جبکہ پروفیسر ای وی راما کرشنن، صدر انجمن افتتاحی خطاب کریں گے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین شکریہ ادا کریں گی۔ اختتامی اجلاس 14 / مارچ کو 10 بجے سی ایس ای کوچنگ اکیڈیمی میں منعقد ہوگا۔ پروفیسر ای وی راما کرشنن صدارت کریں گے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو، مہمان اعزازی ہوں گے۔ پروفیسر کویتا اے شرما، صدر ساؤتھ ایشین یونیورسٹی مہمان خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس خیر مقدم کریں گے۔

راشٹریہ سہارا

8 MAR 2019

سوشل میڈیا، روایتی ذرائع ابلاغ کیلئے چیلنج ثابت ہوگا

اردو یونیورسٹی میں سہ روزہ ورکشاپ کا اختتام، شمس طاہر خان ودیگر کا خطاب

حیدرآباد، (پریس ریلیز) مستقبل میں سوشل میڈیا روایتی ذرائع ابلاغ کے لیے مسابقت اور چیلنج ثابت ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ استعمال کنندہ بالخصوص صحافی محتاط انداز میں اس کا استعمال کریں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام منعقدہ سہ روزہ ورکشاپ "مستقبل کی صحافت میں سوشل میڈیا ذرائع کا استعمال" کے اختتامی جلسے میں ماہرین نے اس تاثر کا بھی اظہار کیا سوشل میڈیا کا مناسب استعمال ایک بہتر صحافی بننے میں معاون ثابت ہوگا۔ ممتاز صحافی اور ٹیلی ویژن (آج تک) کے مشہور اینکر جناب شمس طاہر خان نے بحیثیت مہمان خصوصی اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں میڈیا کے معیار میں انحطاط کی شکایت عام بات ہے۔ مگر اس کے لیے ناظرین اور قارئین مساوی طور پر ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ کو کسی چینل سے شکایت ہے تو اسے دیکھنا بند کردیں۔ گرتے معیار کی شکایت کے ساتھ چینل کو دیکھتے رہنا دراصل اس کی حوصلہ افزائی ہے۔ ممتاز ریڈیو جرنلسٹ جناب جتیش جیکب (بی بی سی) نے صدارت کی۔ جناب شمس طاہر نے کہا کہ محض شکایت کرنا کمزوری کی علامت ہے۔ آپ مثبت تبدیلی کے لیے پہل کریں۔ سوشل میڈیا کو انہوں نے اچھی چیز قرار دیتے ہوئے مثالوں کے ذریعہ اس کے فوائد بتائے۔ جناب جتیش جیکب نے اپنی صدارتی تقریر میں سوشل میڈیا کو بہتر صحافی بننے میں معاون قرار دیا۔ ممتاز صحافی جناب پنج پچوری، ایڈیٹر گو نیوز نے بتایا کہ ان کے چینل نے سہ روزہ ورکشاپ میں شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت، مانو کے طلبہ کو اسی طرز پر تربیت فراہم کی ہے جسے ان کی ٹیم نے مشہور ہارورڈ یونیورسٹی کے ورکشاپ میں استعمال کیا تھا۔ جناب محمد اعظم شاہد (روزنامہ سالار، بنگلور) نے کہا کہ صحافت کی اخلاقیات کو سمجھ کر کام کرنے والے صحافیوں کی آج پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر سنجے دویدی، بھوپال نے کہا کہ سوشل میڈیا کا روایتی ذرائع ابلاغ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ جناب عامر حق، ریزیڈنٹ ایڈیٹر ٹائمس ناؤ، لکھنؤ نے طلبہ کو یونیورسٹی میں دستیاب وسائل کے بھرپور استعمال، زبان اور تلفظ میں بہتری کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کارپوریٹ میڈیا کے لیے مستقبل میں چیلنج ثابت ہوگا۔ جناب خالد شہباز اور محترمہ سادھیکا تیواری نے بھی مخاطب کیا۔ ابتداء میں پروفیسر احتشام احمد خان، صدر شعبہ وڈین نے خیر مقدم کیا اور ورکشاپ کی رپورٹ پیش کی۔ جناب طاہر قریشی، اسسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

RS

منصف

سوشل میڈیا، روایتی ذرائع ابلاغ کیلئے چیلنج ثابت ہوگا

اردو یونیورسٹی میں سہ روزہ ورکشاپ کا اختتامی اجلاس۔ شمس طاہر خان ودیگر کا خطاب

حیدرآباد، 7 / مارچ (پریس نوٹ) مستقبل میں سوشل میڈیا روایتی ذرائع ابلاغ کیلئے چیلنج ثابت ہوسکتا ہے بشرطیکہ لوگ بالخصوص صحافی محتاط انداز میں اس کا استعمال کریں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام منعقدہ سہ روزہ ورکشاپ "مستقبل کی صحافت میں سوشل میڈیا ذرائع کا استعمال" کے اختتامی جلسہ میں ماہرین نے اس تاثر کا اظہار کیا۔ ممتاز صحافی و ٹی وی اینکر شمس طاہر خان نے بحیثیت مہمان خصوصی اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں میڈیا کے معیار میں انحطاط کی شکایت عام بات ہے لیکن اس کیلئے ناظرین اور قارئین مساوی ذمہ دار ہیں۔ گرتے معیار کی شکایت کے ساتھ چینل کو دیکھتے رہنا دراصل اس کی حوصلہ افزائی ہے۔ انھوں نے کہا کہ محض شکایت کرنا کمزوری کی علامت ہے۔ آپ مثبت تبدیلی کے لیے پہل کریں۔ سوشل میڈیا کو انھوں نے اچھی چیز قرار دیتے ہوئے مثالوں کے ذریعہ اس کے فوائد بتائے۔ ممتاز ریڈیو جرنلسٹ جتیش جیکب (بی بی سی) نے اپنی صدارتی تقریر میں سوشل میڈیا کو بہتر صحافی بننے میں معاون قرار دیا۔ صحافی پنج پچوری نے کہا کہ ان کے چینل نے سہ روزہ ورکشاپ میں شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت، مانو کے طلبہ کو اسی طرز پر تربیت فراہم کی ہے جسے ان کی ٹیم نے مشہور ہارورڈ یونیورسٹی کے ورکشاپ میں استعمال کیا تھا۔ محمد اعظم شاہد نے کہا کہ صحافت کی اخلاقیات کو سمجھ کر کام کرنے والے صحافیوں کی آج پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر سنجے دویدی نے کہا کہ سوشل میڈیا کا روایتی ذرائع ابلاغ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ عامر حق نے طلباء کو یونیورسٹی میں دستیاب وسائل کے استعمال، زبان اور تلفظ میں بہتری کا مشورہ دیا۔ انھوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کارپوریٹ میڈیا کے لیے مستقبل میں چیلنج ثابت ہوگا۔ خالد شہباز اور سادھیکا تیواری نے بھی مخاطب کیا۔ ابتداء میں پروفیسر احتشام احمد خان صدر شعبہ وڈین نے خیر مقدم کیا اور ورکشاپ کی رپورٹ پیش کی۔ طاہر قریشی اسسٹنٹ پروفیسر نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

۳۹

رہنمائے دکن
8 MAR 2019

فارسی، ہندوستانی تہذیب کی عالمی رسائی کا ذریعہ: شریف قاسمی

ماضی میں اعلیٰ تعلیم مدارس نے فراہم کی، قومی سمینار کا اختتام

حیدرآباد۔ 7 مارچ (پریس نوٹ) سنسکرت میں موجود ہندومت کی مذہبی کتب رامائن، مہابھارت و دیگر کا سب سے پہلے فارسی میں ترجمہ ہوا۔ مترجمین عموی طور پر مدارس کے فارغ تھے۔ چونکہ فارسی اس دور میں آدھی دنیا کی زبان ہوا کرتی تھی۔ اس لئے ان کتب کے دیگر زبانوں میں تراجم فارسی سے ہوئے راست سنسکرت سے نہیں۔ اس طرح فارسی، ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی عالمی رسائی کا ذریعہ بنی۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر شریف حسین قاسمی، سابق صدر شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے منعقدہ 2 روزہ قومی سمینار کے اختتامی اجلاس میں کیا۔ سمینار کا عنوان ''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم و فنون کے فروغ میں مدارس کا حصہ (فارسی، عربی اور اردو ادبیات کے تناظر میں)'' تھا۔ پروفیسر محمد ظفرالدین، ڈائرکٹر نظامت ترجمہ و اشاعت و صدر شعبۂ ترجمہ نے صدارتی خطاب میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم کی اگر بات کی جائے تو ہندوستان میں سب سے پہلے نالندہ یونیورسٹی قائم ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اعلیٰ تعلیم کا نظم مدارس میں ہی ہوا کرتا تھا۔ گویا یہ اعلیٰ تعلیم کے سرچشمہ رہے۔ آج اہل وطن ان مدارس کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے میں یہ سمینار انتہائی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کے وہ بچے جو سائنسی و دیگر علوم میں وابستہ ہونا چاہتے ہیں وہ مانو کے رابطہ (برج) کورس سے جڑ کر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں اور وہ یقینی طور پر مین اسٹریم طلبہ سے زیادہ بہتر کارکردگی کر سکتے ہیں۔ پروفیسر حسن عباس، ڈائرکٹر رضا لائبریری، رامپور، اترپردیش نے کہا کہ جہاں مدارس نے مسلم طلبہ کی تعلیمی آبیاری کی وہیں ان سے ہندو بھائیوں نے بھی استفادہ کیا۔ مدرسے سے ہی فارغ ایک مولوی مہیش پرساد تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مدرسے میں ہوئی اور انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے عالم و فاضل کی سندیں حاصل کیں۔ ان کے پاسپورٹ میں بھی مولوی مہیش پرساد، عالم و فاضل لکھا تھا۔ انہوں نے مولوی مہیش پرساد کے متعلق مزید

بتایا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں عالم و فاضل کی ڈگریوں کے حصول کے دوران اپنے مسلم ہم جماعتوں سے زیادہ نشانات حاصل کئے۔ پروفیسر محمد اقبال، سابق صدر شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کہا کہ دینی مدارس دور دراز، دیہاتوں اور قریوں میں طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ پروفیسر علیم اشرف خان بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر مختار کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر رضوان احمد، ڈائرکٹر سمینار، ڈاکٹر جنید احمد، کوآرڈی نیٹر سمینار و دیگر نے انتظامات میں حصہ لیا۔

RD